احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 20 نومبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 نومبر 2009ء 2 ذوالحج 1430 ہجری 20 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 263

کسی نے خواب دیکھا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بہت دفعہ فجر کی نماز کے بعد صحابہؓ سے پوچھتے تھے کیا تم میں سے کسی نے رویا دیکھی ہے۔ چنانچہ بعض صحابہؓ خواب بیان کرتے تو آنحضرت ﷺ ان کی تعبیر بیان فرماتے۔

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب تعبیر الرویا بعد صلوٰۃالصبح حدیث نمبر 6525)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۳۰ رجون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا۔ پہلے بے، ہوشی، پھر غشی، پھر موت، ساتھ ہی اسکے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم ۳۰ رجون ۱۸۹۹ء میں درج ہوکر شائع کیا گیا پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اوّل بے ہوش رہے پھر یک دفعہ غشی طاری ہوگئی۔ پھر اس ناپائدار دُنیا سے کوچ کیا اور اُن کی موت اور اس الہام میں صرف بیس ۲۰ بائیس ۲۲ دن کا فرق تھا۔

پچیسواں نشان۔ کرم دین جہلمی کے اُس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اُس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ...... اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اِس مقدمہ سے مجھ کو بَری کر دیا۔

چھبیسواں نشان۔ کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری میں میری بریت ہے جو گورداسپور میں چندولال اور آتمارام مجسٹریٹ کی عدالت میں میرے پر دائر تھا اور پیشگوئی میں بتلایا گیا تھا کہ آخر بریّت ہوگی۔ چنانچہ میں بَری ہوا۔

۳۱۔ اکتیسواں نشان۔ میری بریت کے بارہ میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں پیشگوئی تھی جو اُس نے میرے پر خون کا مقدمہ کیا تھا چنانچہ اس پیشگوئی کے موافق میں بری ہوگیا۔

۳۲۔ بتیسواں نشان ٹیکس کے مقدمہ میں پیشگوئی ہے جو بعض شریر لوگوں نے سرکار انگریزی میں میری نسبت یہ مخبری کی تھی کہ ہزارہا روپیہ کی ان کو آمدنی ہے ٹیکس لگانا چاہئے اور خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ اس میں وہ لوگ نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۳۳۔ تینتیسواں نشان۔ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدمہ پولیس نے بنایا تھا اور اُس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا .... یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ہلاک ہوگیا اور اس کے اسباب بھی ہلاک ہوئے۔ اِس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدمہ بنایا تھا آخر طاعون سے ہلاک ہوا۔

۳۴۔ چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے اس لڑکے کے مَرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اُس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر ۷۰ دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص 223تا227)

علم ومعرفت بڑھانے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:۔

”ہم نو بھائی بہن تھے۔ میں اپنے تمام بھائی بہنوں سے چھوٹا ہوں۔ میں اپنے ماں باپ کی سب سے آخری اولاد ہوں۔ ہمارے باپ نے ہم سب کو پڑھانے کی بے حد کوشش کی۔ ہمارے ایک بڑے بھائی تھے جو ہم سب میں بڑے خوبصورت تھے۔ ہمارے باپ کے حکم کے موافق وہ مَدَنْ چَنْد ایک جذامی کے پاس پڑھنے جاتے تھے۔ اس وقت فارسی زبان کا عام رواج تھا اور مَدَنْ چَنْد فارسی کا ماہر تھا۔ شہر والوں نے کہا کہ آپ اپنے لڑکے کو کوڑھی کے پاس پڑھنے بھیجتے ہیں؟ ہمارے باپ نے فرمایا کہ کوڑھی ہو اور عالم ہو تو جاہل تندرست سے اچھا ہے۔ ہم سب بھائی بہن الحمدللہ پڑھے لکھے تھے۔ ہماری بہنیں بھی خوب لکھ پڑھ سکتی تھیں۔ ہمارے باپ علم کے بڑے ہی قدردان تھے۔ جب ہماری سب سے بڑی بہن کی شادی ہوئی تو ہمارے باپ نے جہیز میں سب سے اوپر قرآن شریف رکھ دیا اور کہا کہ ہماری طرف سے یہی ہے۔“ (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین صفحہ 193)

اس ارشاد کی روشنی میں مجلس مشاورت 2009ء کا فیصلہ ہے کہ اپنی بچیوں کو جہیز میں قرآن کریم بھی دینا چاہئے کہ علم ومعرفت بڑھانے کا سب سے بڑا یہی ذریعہ ہے۔ نیز کتب سلسلہ بھی بچیوں کو جہیز میں دی جائیں۔

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔ قربانی بکرا -/7500 روپے
2۔ قربانی حصہ گائے -/3800 روپے

نائب ناظر ضیافت ربوہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 556

دنیائے تصوف کے چند نکات معرفت حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی جیسے شہرہ آفاق عالم ربانی کی کتاب ''اقتباس الانوار'' سے

حیرت انگیز خواب

''ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو خواب میں مسجد نتاج میں جہاں حاجی لوگ جمع ہوتے ہیں بیٹھے دیکھا۔ آپ کے سامنے کھجور کا خوانچہ پڑا ہے آپ نے اس میں سے سترہ کھجور اٹھا کر مجھے عنایت فرمائے۔ میں نے اس کی تعبیر یوں کی کہ ہر دانۂ خرما کے بدلے ایک سال زندہ رہوں گا۔ بیعت کے دن میں نے سنا کہ امام علی رضا اس مسجد میں اترے ہیں۔ یہ سن کر میں فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں جہاں خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے اور اسی طرح آپ کے سامنے کھجور کا خوانچہ پڑا ہے۔ میں نے جاتے ہی سلام عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ (ﷺ) اس سے پہلے میں خرما کے دانے لے چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب آنحضرت ﷺ نے عطا فرمائے تو میں بھی دیتا ہوں۔''

(اقتباس الانوار اردو ترجمہ صفحہ 149)

صدیق اکبر کا عالی مقام

''یہ دولت چابی ہے تجلیات احدیت و انوار صمدیت کی۔ اس مقام میں حضرت صدیق اکبرؓ اس قدر بلند چلے گئے تھے کہ اول سے لے کر آخر تک کوئی ولی اللہ ان کی گرد تک نہیں پہنچ سکتا۔ عالم باطن میں صدیق اکبر کی صورت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت بن چکی تھی بلکہ وہ اپنی صورت سے گزر کر اپنے پیر (نبی علیہ السلام) کی صورت میں ظاہر ہوئے اور اپنے پیر کے ساتھ ایک ہو گئے تھے۔ صدیق اکبر شبِ معراج محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ مقام قاب قوسین او ادنیٰ میں ایک ہی صورت اور ایک حقیقت میں تھے۔''

(اقتباس الانوار اردو ترجمہ صفحہ 684)

خالق کائنات کی ازلی ابدی سنت

حضرت شیخ سوندہاؒ بے حد مغموم تھے۔ ایک رات نماز تہجد کے بعد آپ شغل باطن میں مشغول تھے کہ شیخ پیر محمد کی روحانیت ظاہر ہوئی اور کہا کہ اگر آپ میری مفارقت میں بے چین ہیں تو میں دنیا میں واپس آتا ہوں آپ نے پوچھا کہ کس طرح واپس آ ؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے مجھے دنیا اور عقبیٰ میں رہنے کا اختیار دے دیا ہے اور مجھے قدرت عطا فرمائی ہے کہ جب چاہوں دنیا میں آ جاؤں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب جبکہ تم دنیا سے جا چکے سو بہتر یہ ہے کہ وہیں رہ جاؤ اور دنیا میں مت آ ؤ۔ کیونکہ آج تک مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں آیا اور یہی سنت اللہ ہے۔

(اقتباس الانوار اردو ترجمہ صفحہ 906)

کشفی قوت سے لاینحل سوال کا جواب

''حضرت شیخ سوندہاؒ کے اصحاب میں ایک شیخ عثمان کرنالیؒ تھے۔ جو مادر زاد ولی تھے۔ اگرچہ وہ پہلے ہی سے کسی اور جگہ بیعت کر چکے تھے لیکن روحانی تربیت حضرت اقدس سے حاصل کی تھی۔ آپ کشف و کرامات میں بے نظیر اور ترک و تجرید میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپ نے ساری عمر تقویٰ اور خلوت میں گزار دی اور اذکار و مشاغل کی وجہ سے مستغنی عن الناس ہو چکے تھے اور کسی شخص سے کوئی توقع نہیں رکھتے تھے۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ کسی عالم نے آپ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ رات کو جب آپ نماز تہجد کے بعد شغل باطن میں مشغول ہوئے تو آپ کے سینہ مبارک سے دو صورتیں برآمد ہوئیں اور ایک صورت نے دوسری صورت سے وہی مسئلہ دریافت کیا دوسری صورت نے اس سوال کے سات جواب دے دیئے۔ اس کے بعد وہ دونوں صورتیں آپ کے جسم میں گم ہوگئیں۔ دوسرے دن جب وہ عالم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہی سات جواب سنا دیئے۔ یہ دیکھ کر وہ عالم آپ پر شیفتہ ہو گیا اور حلقہ مریدین میں داخل ہو گیا۔''

(اقتباس الانوار اردو ترجمہ صفحہ 907)

ٹینڈر برائے کھال قربانی

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 26 نومبر 2009ء کو شام چھ بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر 27 نومبر کو شام چھ بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

غزل

سوغاتِ فن نہ دانشِ عالم شکار دے
یا رب مجھے جنوں کی خلش پائیدار دے

آئی نہیں ہیں راس مجھے کج کلاہیاں
طبعِ قلندری و دلِ خاکسار دے

تیری یہی رضا ہے تو سب کچھ مجھے قبول
غم ہی سہی، نہیں یہ مجھے ناگوار دے

اس طرح تیرا روئے منور ہو جلوہ ریز
قلبِ حزیں میں نور کے دریا اُتار دے

میری نظر میں ہے وہی فرماں روائے دہر
جو زندگی بھی راہِ محبت میں ہار دے

اہلِ ہوس کا میں بھی تو انجام دیکھ لوں
مہلت تو اتنی گردشِ لیل و نہار دے

وہ آنکھ چھین لے جو حقیقت نگر نہ ہو
ہو جس نظر پہ سرِ نہاں آشکار دے

دنیا ہو جس کے نور کی کرنوں سے فیض یاب
اے رب کائنات وہ سورج ابھار دے

کب سے مرا نہال تمنا ہے بے ثمر
اے رحمتِ تمام نویدِ بہار دے

مومن جسے سمجھتا ہے یکسر متاعِ زیست
وہ روح مضطرب، وہ دلِ بے قرار دے

وہ موت جس کو پا کے ملے عمر جاوداں
ممکن ہو یہ اگر تو مجھے بار بار دے

پژمردہ ہو چکا ہے بہت اب رخِ حیات
محمود اس کو خونِ جگر سے نکھار دے

ڈاکٹر محمود الحسن

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم سید اختر احمد اورنیوی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ایک جرنیل کی حیثیت میں)

دفاعی جنگ

تاریخ عالم اور مذہبی صحیفے اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دفاعی جنگ کی تعلیم دی۔ حضرت داؤد نے مظلوموں کو ظالم کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے تلوار اٹھائی۔ حضرت کرشن نے ان راکھشوں کو تہ تیغ کیا۔ جو رشیوں منیوں کی تپسیہ میں خلل انداز ہوتے تھے۔ اور حضرت رامؑ نے بھی کمزوروں پر ظلم روا رکھنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ اسی طرح محمد مصطفےٰ ﷺ نے بھی جنگیں کیں۔

کفار نے اہل اسلام کو خدا کی عبادت سے روکا۔ ان پر طرح طرح کے ظلم کئے۔ سخت سے سخت ایذائیں دیں۔ گھر بار چھڑایا اور غریب الوطنی میں بھی ان پر چڑھ چڑھ آئے۔ ایسی صورت میں سردار انبیاءؐ نے بھی تلوار اٹھائی اور اپنے صحابہ کرام کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا۔ سرور کائنات ﷺ فوج اسلامی کی قیادت اور سرداری فرماتے رہے۔ اس طرح آپ نے ایک جرنیل کا کام سرانجام دیا اور اپنے ایمان ویقین۔ استقلال وعزم۔ خلوص و نیک نیتی۔ شجاعت و دوراندیشی۔ مساوات و محبت اور غیرت سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ آپؐ ایک کامل ترین سپاہی اور ایک بے مثل سپہ سالار تھے۔

اس مضمون میں میں رسول عربی ﷺ کو ایک جرنیل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں اولاً بتاؤں گا کہ ایک جرنیل میں کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں اور پھر دکھاؤں گا کہ محمد عربی ﷺ میں وہ خصوصیات بدرجہ اکمل واتم موجود تھیں۔ اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ محمد ﷺ جیسا جرنیل دنیا پیدا کرنے سے قاصر رہی ہے۔ آپؐ کی زندگی سے فرضی قصے اور افسانے وابستہ نہیں۔ آپؐ کے متعلق جو جو واقعات میں پیش کروں گا۔ وہ تاریخی اور یقینی ہیں۔

جرنیلی صفات

ایک جرنیل کو اپنے منصب اور مشن پر کامل اعتماد و یقین ہونا چاہئے۔ پھر جرنیل کے مشن پر اس کے ماتحتوں کو بھی ایمان ہونا چاہئے۔

قوت ارادی کی مضبوطی اور عزم و استقلال یہ دوسری شرط ہے۔ بغیر اس کے انسان کوئی کام نہیں کرسکتا۔ وہ ہمیشہ حادثات دنیاوی کے تھپیڑے کھاتا رہے گا اور ناکام ہوگا۔ ایک انگریز مقرر میگ نکلسن کہتا ہے۔ ''تمہارا کوئی کام اس وقت تک نہیں سنور سکتا ہے۔ جب تک تم (موقعہ پر) ''نہیں'' اور ''ہاں'' کہنے کی قابلیت نہ پیدا کرلو۔'' نپولین اعظم کی قوت ارادی بڑی زبردست تھی اور یہی سب اس کی کامیابی کا تھا۔

تیسری چیز عمل ہے۔ جب تک انسان راہ عمل پر گامزن نہ ہو۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کیا ہوسکتا ہے۔ سب سامان بیکار ہیں۔ اگر انہیں استعمال نہ کیا جائے۔

چوتھی بات خلوص اور نیک نیتی ہے۔ نیک نیت شخص ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ایک جرنیل کے لئے یہ از بس ضروری ہے۔ اس سے سپاہیوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کی ہمت بڑھتی ہے۔

جرنیل کی پانچویں صفت شجاعت و بہادری ہے۔ ایک بہادر اور جری سپہ سالار تھوڑی فوج لے کر بھی لشکر جرار کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ وہ اپنی جرأت سے دوسروں میں ہمت اور جوش پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت خالدؓ بڑے بے جگر سپاہی تھے۔ دشمن ان کی بہادری کا لوہا مانتے تھے۔ آپ نے بڑے سے بڑے لشکر پر تھوڑے سپاہیوں کے ساتھ فتح پائی۔

جوش و ولولہ چھٹی شرط ہے۔ اس صفت کے مالک بڑے سے بڑا کام کر گزرتے ہیں۔ ایک جرنیل میں جوش و ولولہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے سپاہیوں کو ابھار سکے اور کمزوروں کی طاقت بڑھائے۔

ساتویں صفت ایک جرنیل میں عقل، دانش اور دوراندیشی کا ہونا ضروری ہے۔ اسے اپنے جذبات پر قابو ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ صرف سپاہی نہیں۔ بلکہ سپہ سالار بھی ہے۔ اسے سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے۔

پھر جرنیل میں غیرت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس میں سپاہیوں سے حکم کی پابندی کرانے کی قابلیت ہونی چاہئے اور کاموں میں اسے خود شرکت کرنی چاہئے۔ سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا۔ اس کا فرض ہے۔ ان میں مقابلہ اور سبقت کی روح پھونکنی ضروری ہے۔ جرنیل کو ہر سپاہی سے مساوات اور محبت کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے اور ہر سپاہی کو اس اصول کا پابند بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سب سے آخری لیکن بہت ضروری بات یہ ہے کہ جرنیل کو سپاہیوں کا پیارا اور ہردلعزیز ہونا چاہئے۔ تاکہ سپاہی اس کے اشارے پر جان دینے کو آمادہ رہیں۔ جہاں اس کا پسینہ بہے۔ وہاں وہ اپنا خون بہائیں۔

فنون جنگ سے واقفیت چونکہ سب سے پہلی اور عام شرط ہے۔ میں نے اس کا خصوصیت سے تذکرہ نہ کیا۔

ایمان ویقین

رسول کریم ﷺ کو اپنے مشن پر کامل ایمان تھا۔ آپ کو یقین تھا کہ آپ نے حق کی حمایت اور مظلومیت کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے اور خدا ضرور اس میں کامیاب کرے گا۔ ایک دفعہ آپ اپنے صحابہؓ سے الگ ہو کر کسی درخت کے سایہ میں سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ ایک دشمن آیا اور اس نے تلوار اٹھالی۔ رسول کریم ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ حریف نے کہا۔ محمدؐ اب بتاؤ۔ تمہیں کون بچائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے خدا بچائے گا!!!! یہ سن کر مخالف کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور آپؐ نے اسے اٹھالیا۔ پھر وہی سوال اس سے کیا۔ مگر وہ سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ آپ رحم کریں۔ اللہ اللہ کیسا یقین تھا۔ کیسا ایمان تھا کہ آپ ذرہ برابر بھی پریشان نہ ہوئے۔ پھر غزوہ حنین سے خطرناک موقعہ پر آپؐ کا فرمانا کہ انا النبی لا کذب .... آپؐ کے کامل ایمان کی گواہی دیتا ہے۔

آپؐ کے زیر سایہ لڑنے والے سپاہیوں میں بھی یہ ایمان و ایقان پوری طرح سرایت کر گیا تھا۔ وہ بے جگری سے لڑا کرتے تھے اور خدا کی خوشنودی کے لئے لڑتے تھے۔ انہیں یقین ہوتا تھا کہ فتح ان کے ساتھ ہے۔ جنگ احد کے بعد یہ خبر گرم ہوئی کہ ابوسفیان پھر لوٹ کر مدینہ حملہ آور ہوگا۔ رسول کریم ﷺ اس کے مقابلہ کے لئے شہر سے باہر نکلے کئی زخم کھائے ہوئے سپاہیوں نے آپؐ کا ساتھ دیا اور جو جنگ احد سے چور ہو چکے تھے۔ وہ بھی دشمن کے مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ یہ یقین تھا اور یہ ایمان!

قوت ارادی کی مضبوطی

عزم و استقلال

کفار مکہ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے پیروؤں کو بہت ستایا کرتے تھے۔ آپ کی وجہ سے خاندان بنو ہاشم کو بھی تکالیف دیتے آئے۔ لوگ آپؐ کی جان کے خواہاں تھے۔ آپؐ اپنے چچا ابوطالب کے یہاں رہتے تھے۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ محمدؐ! تمہارے دشمن کہتے ہیں۔ کہ اگر تم ان کے بتوں کے خلاف وعظ کرنا چھوڑ دو۔ تو وہ تمہیں جو چاہو گے۔ دیں گے اور تم کو تکالیف پہنچانے سے باز آجائیں گے۔ اب دیکھو اس عزم و استقلال کے مجسمہ نے کیا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر وہ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں۔ تو بھی میں اپنے فریضہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ اپنی سرپرستی اٹھالیں تو اٹھالیں۔ میں اپنے کام کو ترک نہیں کرسکتا۔

آپؐ کے دل میں استقلال کا ایک سمندر موجزن تھا اور آپ عزم کا ایک پہاڑ تھے۔ جنگ احد کے موقعہ پر پہلے اصحاب رسولؐ نے مدینہ سے باہر جا کر لڑنا چاہا۔ محمد ﷺ سامان جنگ سے آراستہ ہونے کے لئے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے بعد صحابہؓ نے رائے بدلی اور لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ شہر سے نزدیک رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ محمد ﷺ نے فرمایا۔ نبی ارادہ کر کے پھر اسے توڑتا نہیں۔ جو بات پہلے فیصل ہو چکی ہے۔ اسی پر عمل کرو۔ آپ کے استقلال کی گواہی ایک عیسائی فاضل علامہ جرجی زیدان اپنی کتاب تاریخ تمدن اسلام میں یوں دیتے ہیں۔ ''ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت اپنے چچا کے انتقال کے بعد پہلے سے بڑھ کر استقلال و استقامت کے ساتھ ہدایت حق کا کام انجام دیتے رہے.........''۔

عمل

رسول خدا ﷺ جنگوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ جب آپ تلوار نکال لیتے۔ تو پھر اسے اس وقت تک نیام میں نہ داخل کرتے۔ جب تک جنگ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ آپ صفوں کو درست کرتے۔ قلب لشکر کو بچاتے۔ میمنہ اور میسرہ کی حفاظت فرماتے۔ اپنے سپاہیوں کو ہٹاتے بڑھاتے۔ کمزوروں کی حمایت فرماتے اور دشمن کی چال پر نظر رکھتے۔ چونکہ آپ جرنیل تھے۔ اپنی فوج کے آگے لڑتے اور حریف کے شدید حملوں کا مقابلہ کرتے۔

آپ ایام جنگ میں بہت چوکس رہتے۔ خود اٹھ اٹھ کر مدینہ کی حفاظت فرماتے۔ دشمن کی قوت اور چال سے آپ واقف رہنے کی کوشش کرتے۔ آپؐ اپنے سپاہیوں سے صلاح لے کر مقابلہ کی تیاری میں منہمک ہوجاتے۔

خلوص اورنیت نیتی

رسول کریم ﷺ میں وہ خلوص تھا کہ آپ اپنی راحت کی کوئی پرواہ نہیں فرماتے تھے۔ آپ نیک نیتی سے یہ چاہتے تھے کہ ساری دنیا بتانِ سنگ وخشت اور ہر قسم کے بتوں سے منہ موڑ کر خدائے وحدہٗ لاشریک کے آگے گر پڑے یہی خلوص تھا۔ جو آپؐ کو جنگ کی شدت میں بھی پریشان و نا امید نہ ہونے دیتا تھا۔ آپ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہتے۔ آپ کو جاہ و مال کی خواہش نہ تھی۔ آپ زر و غلام نہ چاہتے تھے۔ مال غنیمت سارے کا سارا آپ اپنے سپاہیوں میں تقسیم فرمادیتے۔ آپؐ کی بیبیاں تنگ دستی کی حالت میں بھی اگر مال سے کچھ حصہ چاہتیں۔ تو آپؐ فرماتے تم مال و زر چاہتی ہو یا خدا اور اس کا رسول؟ آپؐ کے گھروں میں اکثر فاقے گزرتے اور کئی کئی روز آگ نہ جلتی۔ آپ اپنے حصہ کے غلاموں

کو بیشتر آزاد فرماتے اور اپنے گھر کا کام خود کرتے۔ اللہ اللہ! یہ تھا اسلام کا اولین سپہ سالار محمد عربی ﷺ۔ کیا دنیا کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ لاریب نہیں اور ہرگز نہیں۔

شجاعت

رسول کریم ﷺ بے نظیر شجاع انسان تھے۔ آپؐ نے جان کو خطرہ میں ڈال کر بہادری سے اسلام کا وعظ کیا۔ سارا عرب آپؐ کا مخالف تھا۔ لیکن آپ کی بے مثل جرأت نے ان سب کا مقابلہ کیا۔ جنگ کے ایام میں اور گھمسان کی جنگ میں بھی آپ نے شجاعت کی بے مثل مثالیں پیش کیں۔ ایک دفعہ رات وقت کے مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن نے شہر کو آ گھیر ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ ابھی گھروں سے نکلے ہی تھے اور دریافت حال کے لئے بیرون شہر جانا چاہتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار باہر سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امن ہی امن ہے۔ تم لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔ یہ تھی آپ کی مردانگی کہ آپ بلاخوف و خطر تن تنہا خطرہ کی خبر پا کر مدینہ سے باہر چلے گئے۔ اور اپنے سپاہیوں کو تکلیف نہ دی۔

جنگوں میں آپ آگے آگے لڑتے تھے۔ دشمن کا سخت ترین حملہ آپؐ کے گرد ہوتا تھا۔ مخالف آپؐ کو ہی قتل کرنے کی خواہش رکھتے۔ مگر آپ نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ آپؐ کے گرد لڑنے والے سپاہی بڑے بہادر سمجھے جاتے تھے اور جب حملہ کی شدت ہوتی تو حضرت علیؓ سا جری و شجاع سپاہی بھی رسول کریم ﷺ کے پیچھے امان لیتا۔ ان واقعات سے آپؐ کے گرد حملہ کی شدت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ فنون جنگ میں ماہر اور کامل تھے۔ جنگ حنین کے موقعہ پر رسول کریم ﷺ مجاہدین کے ساتھ جا رہے تھے۔ آپؐ کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا۔ دشمن (قوم ہوازن) کے تیرانداز دروں میں چھپے بیٹھے تھے۔ فوراً اہل اسلام پر تیروں کی بارش برسانی شروع کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سواری کے جانور بدک گئے اور خوف زدہ ہو کر سواروں کو لیتے ہوئے بھاگ نکلے۔ دشمن شدید حملہ کر رہا تھا اور محمد ﷺ صرف چند ساتھیوں کے ساتھ گھاٹی میں رہ گئے۔ یہ ایسا خطرناک موقع تھا کہ بڑے سے بڑا بہادر بھی حیران رہ جاتا۔ مگر رسول کریم ﷺ نے فوق الفطرت شجاعت سے کام لے کر گھوڑے کو آگے بڑھایا۔ حضرت عباسؓ نے گھوڑے کی لگام پکڑ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اسلام کی زندگی آپ کی زندگی سے وابستہ ہے۔ آپ واپس لوٹ چلیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لگام چھوڑ دو اور گھوڑے کو دشمن کی طرف بڑھاتے ہوئے بلند و پُر جلال آواز سے فرمایا۔

انا النبی لا کذب

انا ابن عبدالمطلب

دشمن کے تیرانداز تیر برسا رہے تھے اور ان کی فوج نے بھی حملہ کر دیا تھا۔ مسلمان اپنے آقا سے دور جا چکے تھے۔ لیکن دنیا کے بے نظیر سپہ سالار بے مثل جرنیل محمد ﷺ اکیلے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ آپ کو آپ کے سپاہی اکیلا کب چھوڑ سکتے تھے۔ وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو واپس لانے کی کوشش کرتے اور جو پیچھے نہ لوٹتا اسے قتل کر کے اپنے آقا کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن پسپا ہوا۔ لاریب یہ بہت بڑی روحانی شجاعت تھی۔

جوش و ولولہ

بھلا جس شخص کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہو کہ میری زندگی اور موت خدا کے لئے ہے اس کے جوش و ولولہ کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ محمد ﷺ کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ آپ نے اپنے سپاہیوں میں بھی یہ جذبہ پیدا کر دیا۔ جو قلیل تعداد ہونے کے باوجود جب وقت آ پڑتا۔ تو لشکر جرار کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی بے تاب نظر آتے۔ جنگ بدر کے واقعات سے کون واقف نہیں۔ محمد ﷺ کے ساتھی کتنے کم اور کس قدر کمزور تھے۔ یہ سپہ سالار کا ہی اثر تھا کہ ایسی حالت میں ساز و سامان سے تہی دست طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے اور یہ رسول کریم ﷺ کے جوش اور آپ کے سپاہیوں کے ولولہ کا ہی نتیجہ تھا کہ دشمن ہزیمت کھا کر بھاگ گیا۔

عقل و دانش و دور اندیشی

محمد مصطفیٰ ﷺ بہت بڑے دانا اور عاقل انسان تھے۔ آپ کی رائے ہمیشہ صائب ہوا کرتی تھی اور آپ بے حد دور اندیش اور جذبات کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ آپ نے اپنے سپاہیوں کی قلیل تعداد کو دشمن کے شدید حملوں سے اپنی تدبیر سے بچائے رکھا۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ انہیں سارے عرب کا مالک بنا دیا۔ آپؐ کی صائب رائے کا پتہ مندرجہ ذیل واقعہ سے چلتا ہے۔

جنگ احد سے قبل آپ کی رائے یہ تھی کہ مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ آپؐ کے ساتھیوں نے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کی خواہش کی۔ رسول کریم ﷺ نے رائے عامہ کی اکثریت کا احترام کرتے ہوئے باہر ہی جا کر مقابلہ کیا۔ مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ آپ ہی کی رائے درست تھی۔ کیونکہ مدینہ کے رہنے والے یہودی دشمن سے مل کر ریشہ دوانی کر رہے تھے۔ کہ دشمن کو شہر میں داخل کر لیا جائے اور اہل اسلام کے عقب پر بھی حملہ کر دیا جائے۔ اس وجہ سے اسلامی لشکر میں سخت تشویش پیدا ہو گئی۔ اگر مدینہ کے اندر لڑائی ہوتی۔ تو جنگ سے لوٹ آنے والے لوگ بھی گھر پر حملہ ہونے کی حالت میں تلوار اٹھاتے۔

دوسرا واقعہ بھی اسی جنگ احد کا ہے۔ آپ نے اپنے تیراندازوں کو ایک پہاڑی پر استادہ رہنے کا حکم دیا اور کسی حالت میں بھی وہاں سے ہٹنے کی ممانعت فرما دی۔ جب دشمن بھاگ نکلا۔ تو تیراندازوں نے غلطی سے وہ جگہ چھوڑ دی۔ موقعہ پا کر دشمن لوٹ آیا اور آنحضرت ﷺ کی عقل و دانش اور موقعہ شناسی کا پتہ چلتا ہے۔ رسول عربی ﷺ سے پہلے عرب میں مورچہ اور صف بندی ناپید تھی۔ آپ ہی نے یہ فنون جنگ رائج کئے۔ خندق کھود کر لڑنا بھی عرب نہ جانتے تھے۔ جنگ خندق کے موقعہ پر آپؐ نے اپنی فوج کے سامنے خندق کھدوائی۔ آپ اپنی فوج کا معائنہ فرماتے تھے۔ آپ مشورہ لیا کرتے اور اس کی قیادت کسی صاحب تجربہ صحابی کے سپرد فرماتے تھے۔ مدینہ کے یہود نے خلاف معاہدہ دشمن سے مل کر فتنہ و غداری پیدا کر رکھی تھی۔ پہلے تو آپؐ نے بہت برداشت کیا۔ لیکن جب وہ لوگ حد سے تجاوز کر گئے۔ تو انہیں شہر بدر کر دیا اور اس طرح مدینہ کو ہلاکت سے بچا لیا۔

آپ اپنے عہد کے پکے تھے اور آپ اپنے حلیفوں کی مدد فرماتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے رو سے قبیلہ خزاعہ اہل اسلام کے ساتھ ہو گئے اور قبیلۂ بنو بکر اہل مکہ کے حلیف بن گئے تھے اور معاہدہ صلح پر دستخط ثبت ہو چکے تھے۔ بنو بکر نے نقض عہد کیا اور قریش نے قبیلہ خزاعہ کے ستانے میں ان کی مدد کی۔ جب خزاعی یہ شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ تو آپؐ نے فوراً مدد کا وعدہ فرمایا اور اہل قریش سے اس کی وجہ دریافت فرمائی۔ اہل قریش نے صلح حدیبیہ کا عہد واپس کر دیا اور اس طرح جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے مکہ پر حملہ کیا اور مکہ امن و چین سے فتح ہو گیا۔ صلح حدیبیہ سے کئی باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ منجملہ ان کے اس واقعہ سے رسول کریم کی دور اندیشی بھی ثابت ہوتی ہے۔ امن ہونے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رات دن کے چرچہ سے اسلام کے مسائل اور خیالات روز بروز اور زیادہ پھیلتے گئے۔ چنانچہ دو برس کے اندر اندر جس کثرت سے لوگ ایمان لائے۔ دس برس ماقبل کے وسیع عرصہ میں نہیں لائے تھے۔

محمد ﷺ کے اپنے جذبات پر قابو کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ فدک کی ایک یہودی عورت نے آپؐ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ کے ایک صحابی اس زہر سے فوت ہو گئے۔ مگر آپؐ نے اسے معاف کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حریف کے کہنے سے رسول اللہ لکھا ہوا کٹوا دیا۔ ہنگامۂ جنگ میں بھی آپ کو اپنے جذبات پر اس درجہ قابو تھا کہ آپ ہمیشہ دفاعی جنگ کرتے اور سوائے ایک بدقسمت کے آپؐ کے ہاتھ سے کوئی دشمن ہلاک نہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقعہ آپ کا سخت ترین دشمنوں کے متعلق فرمانا لاتثریب علیکم الیوم اس بات کی بے مثل شہادت ہے کہ آپ کو اپنے جذبات پر کامل طور سے قدرت حاصل تھی۔

غیرت

محمد ﷺ میں بڑی غیرت تھی۔ جہاں پر غیرت دکھلانے کا موقعہ ہوتا۔ آپ شدید غیرت دکھاتے تھے۔ جنگ احد میں آپؐ اپنے سپاہیوں کے ساتھ ایک جگہ مقیم تھے۔ ابوسفیان نے کروفر سے کہا۔ ''اعل ھبل'' اے ہبل بلند ہو۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا۔ جواب دو۔ ''اللہ اعلیٰ واجل''۔ خدا تعالیٰ ہی بلند و برتر ہے۔ دوسرا واقعہ حدیبیہ کے موقعہ کا ہے۔ جب آپ کے کیمپ میں یہ خبر پہنچی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے اور اس طرح سفیر کی ہتک کی ہے۔ تو آپ نے فوراً اپنے سپاہیوں سے جہاد کے لئے بیعت لی۔

حکم کی پابندی

آپؐ نے یہ تعلیم دی کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ وہ اللہ کے فضلوں کا وارث ہوا اور جس نے اس کے خلاف کیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا۔ اس طرح آپؐ نے نافرمانی کی جڑ ہی کاٹ دی۔ جو شخص غلطی سے نافرمانی کرتا۔ اسے آپ سمجھاتے اور ملامت فرماتے۔ اگر کسی سپاہی نے حکم کے خلاف تلوار اٹھائی تو مقتول کا فدیہ ادا کروا دیا گیا۔ لیکن رحمۃ للعلمین میں یہ بات خاص تھی کہ آپ سزا دینے میں جلدی نہ فرماتے اور آپؐ نے کبھی سختی نہیں اختیار کی۔

کاموں میں شریک ہونا

محمد ﷺ نے خود مقابلہ کے لئے تلوار اٹھائی۔ جنگ اور کوچ کے موقعہ پر آپ خندق کھودتے۔ لکڑیاں کاٹتے اور دوسرے کاموں میں سپاہیوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جنگی کھیلوں میں بھی آپ شریک ہوتے تھے اور سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔

سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا

سامان جنگ مہیا کرنے پر آپؐ زور دیتے تھے اور ماہرین سے ناواقفوں کو کرتب سکھاتے تھے۔ سپاہیوں کو مشق کی غرض سے جنگی کھیل کھلاتے اور ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آپ خود بھی ان مشقوں میں شریک ہوتے۔ آپ نے مقابلہ کی روح فاستبقوا الخیرات کی تعلیم دے کر پھونکی اور پھر اس کا عملی نمونہ دکھایا۔

مساوات و محبت

آپ سب مجاہدین کی قدر کرتے تھے۔ آپ کے دل میں ان کی عزت تھی۔ آپ سب سے اعلیٰ سلوک فرماتے اور سب سے محبت کرتے۔ اگر آپ کسی سپاہی کو زیادہ چاہتے۔ تو یہ اس کی کارکردگی کے مطابق ہوتا۔ آپ خود بھوکے رہ کر اپنے صحابہؓ کو کھلاتے۔ لکڑیاں کاٹتے خندق کھودتے۔ آپ دوسروں کو بھی مساوات کا سبق دیتے۔ ایک موقعہ پر پانی گھٹ گیا۔ آپ نے سارے کیمپ کا پانی ایک جگہ جمع کیا اور سب کو اس کا مشترک حقدار بنا دیا۔ تاکہ ہر شخص تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کر کے جان بچا سکے۔ آپ کے سپاہیوں

کے درمیان بڑی محبت تھی اور مساوات کا برتاؤ ہوتا تھا۔ دشمن اس وجہ سے کانپتے تھے۔

ہردلعزیزی

محمد ﷺ سے آپ کے سپاہیوں کو بے حد محبت و خلوص تھا۔ ہر شخص آپ کے لئے جان فدا کرنے کو سعادت دارین سمجھتا تھا۔ جنگ احد کے بعد مسلمان مدینہ واپس ہو رہے تھے۔ ایک عورت بہت پریشانی کے ساتھ لوگوں سے آنحضرت ﷺ کی خیریت پوچھ رہی تھی۔ ایک شخص نے کہا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ پھر کہا تیرا خاوند مارا گیا۔ پھر کہا۔ تیرا بیٹا مارا گیا مگر وہ عورت برابر حضرت رسول کریم ﷺ کی خیریت دریافت کرتی رہی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ آپ بخیریت ہیں۔ تو وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ اسے کوئی غم نہ تھا کہ اس کا گھر ویران ہو گیا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ان دو لڑکوں کی بے خوف بہادری جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا۔ رسول عرب سے محبت کی بے نظیر مثال تھی۔

رسول کریم ﷺ کے صحابہ نے ایک نہایت خوفناک موقعہ پر کس جوش محبت سے کہا۔ ہم لوگ قوم موسیٰ جیسے نہیں کہ یہ کہہ دیں آپؐ اور آپ کا رب جا کر لڑیں۔ ہم لوگ آپؐ کے آگے لڑیں گے۔ آپ کے پیچھے لڑیں گے۔ خشکی اور تری میں لڑیں گے اور آپ جہاں حکم دیں گے۔ ہم جانے کو تیار ہوں گے۔ غرض صحابہ کرام کو آپ سے شدید محبت تھی اور وہ آپؐ کے اشارے پر مر مٹنے کو آمادہ رہتے تھے۔

رسول کریم ﷺ کی جرنیلی صفات کے اعداء بھی قائل ہیں۔ چنانچہ لیفٹیننٹ کرنل سائیکس اپنی تصنیف ’’ہسٹری آف دی عرب‘‘ میں لکھتے ہیں۔ ’’کوئی منصف مزاج شخص حضرت محمدؐ (ﷺ) کے حالات زندگی تحقیق کرنے کے بعد ان کی اولوالعزمی، اخلاقی، جرأت، خلوص نیت، سادگی اور رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال وعزم اور معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔‘‘

ایک ہندو صاحب لالہ شام لال ستیارتھی ایڈیٹر گوروگھنٹال لکھتے ہیں۔ ’’حضرت محمدؐ دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہے۔ جس پر دنیا کی طاقت، رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔‘‘

ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول کریم ﷺ میں ہر وہ خصوصیت کامل طور پر موجود تھی۔ جو ایک کامل ترین جرنیل میں ہونی چاہئے۔ آپ نے ساری جنگوں میں فتح پائی (جنگ احد میں آپ کے حکم کے خلاف عمل کرنے سے البتہ مسلمانوں نے کچھ نقصان اٹھایا) آپؐ ایک کامیاب جرنیل تھے۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا عرب آپؐ کا محکوم ہو گیا۔ شام میں اسلام کا پرچم لہرایا۔ صنا وید عجم آپؐ کی قوت و جبروت سے ڈرتے تھے اور قیصر بھی کانپتا تھا۔ محمد ﷺ صرف جرنیل ہی نہیں۔ بلکہ جرنیل گر بھی تھے۔ آپ نے ایسا مکمل نمونہ پیش کیا۔ کہ آپ کے جاں نثاروں میں سے اکثر بہترین جرنیل بن گئے۔ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت خالدؓ وغیرہ وغیرہ۔

(الفضل 25 ستمبر 1930ء)

مکرم مطیع اللہ درد صاحب

’’میں تیری......کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

جزائر فجی اور نیوزی لینڈ میں احمدیہ مشنوں کا پس منظر

مثیل مسیح موعود حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی خواہش تھی کہ عالمگیر وقت کی لکیر جو جزائر فجی سے گزرتی ہے اس تک بھی پیغام احمدیت پہنچے۔ اس سلسلے میں کافی مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ لیکن 1950ء کی دہائی میں فجی سے آئی ہوئی ایک خاتون مکرمہ بدر النساء بیگم سے میرے خالہ زاد بھائی شیخ انوار رسول کی شادی کی تجویز خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش ہوئی۔ حضور اقدس نے شادی کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ شادی فجی میں احمدیہ مشن کھولنے کا سبب بنے گی۔

1959ء میں حاجی محمد رمضان خان آف فجی حج بیت اللہ مکہ مکرمہ سے فارغ ہو کر اپنی بیٹی بدر النساء سے ملنے لاہور پہنچے۔ میری بھابھی کی خواہش تھی کہ ان کے والد بھی خلافت احمدیہ کی بیعت کر لیں اور اس سلسلے میں انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی مدد کروں۔ خاکسار ان دنوں بطور نائب ناظر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی سعادت حاصل کر رہا تھا اور محترم شیخ عبدالواحد کو فجی کے لئے بطور مربی نامزد کیا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے میری خدمات صدر انجمن سے مستعار لیں اور میرے ذمہ لگا کہ میں حاجی محمد رمضان خان کو ربوہ لا کر دفاتر تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ دکھاؤں اور ان کی ملاقاتیں حضور اقدس اور دیگر بزرگان سے کرواؤں اور کوشش کروں کہ وہ خلافت احمدیہ کی بیعت میں آجائیں۔ خاکسار برادرم محترم حسن محمد خان عارف نائب وکیل التبشیر کی ہدایات کے مطابق حاجی رمضان خان صاحب کو لاہور سے ربوہ لایا۔ یہاں پر محترم شیخ عبدالواحد صاحب نے میرے ساتھ تعاون کیا اور ہم دونوں نے پُرزور دلائل سے حاجی صاحب کو خلافت کی اہمیت اور ضرورت کا قائل کرنے کی کوشش کی۔ حاجی صاحب کی بیٹی بدر النساء اپنی شادی سے پہلے ہی بیعت خلافت کر چکی تھیں۔ ربوہ کی سیر اور ملاقاتوں کے دوران حاجی رمضان صاحب نے اصرار کیا کہ خاکسار ان کی پوتی سے شادی کر لے جس پر میں نے ان کو بتایا کہ میں واقف زندگی ہوں اور حضرت مصلح موعود کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتا لیکن جب انہوں نے میری شادی اور نکاح پڑھنے کی درخواست خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کی تو حضور نے اجازت دی اور اپنی علالت کی وجہ سے حضرت مولانا جلال الدین شمس کو میرا نکاح پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ جنوری 1960ء میں بیت مبارک ربوہ میں حضرت شمس صاحب نے میرے نکاح کا اعلان کیا۔ مجھے یقین ہے کہ شیخ انوار رسول کی اور میری شادی کے خوشگوار اثر نے حاجی محمد رمضان صاحب کے دل میں خوشی و مسرت کے جذبات پیدا کئے اور ان کو خلافت احمدیہ کے زیر سایہ آنے میں مددگار ثابت ہوئے اور بالآخر ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ بیعت خلافت کی توفیق بخشی۔

انہوں نے فجی واپس جا کر اپنی گارنٹی پر میرے لئے اور شیخ عبدالواحد صاحب کے لئے دو پرمٹ جو دراصل فجی کا ویزہ تھا بھجوائے۔ میرے نزدیک حضرت مصلح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ’’یہ شادی فجی میں مشن احمدیہ کھولنے کا موجب ہوگی‘‘۔ اسی طرح پورے ہوئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کے الفاظ جو آپ نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے لئے کہے تھے کہ آپ دین کی خدمت کے لئے قادیان آجائیں ڈگریاں آجائیں گی اور جب حضرت مصلح موعود نے حضرت مفتی محمد صادق کو 1920ء میں امریکہ بھجوایا تو چند یونیورسٹیوں نے انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگریوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں مسیح موعود اور مصلح موعود مثیل مسیح کے ساتھ اس غیر معمولی انداز سے جو سلوک فرمایا ہے اس کی نظیر روحانی دنیا میں سوائے جدید تاریخ احمدیت کے کہیں نظر نہیں آتی۔ حضرت مصلح موعود کے مثیل مسیح ہونے کی بہت سی مماثلتیں ہیں جن میں سے میرے خیال کے مطابق یہ ان میں سے ایک ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب حاجی رمضان خان صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی تو کہا کہ انہیں سینکڑوں بیعت فارم دے دیں تا کہ وہ انہیں فجی ارسال کر دیں اور لوگ ان کے کہنے پر بیعت کر لیں گے میں نے حضرت مرزا بشیر احمد کو یہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بعض بڑے پیروں نے بیعت کی تو ان کے مریدوں میں سے بہت کم نے اپنے پیر کی پیروی کی۔ حاجی محمد رمضان صاحب کو خوش فہمی ہے لیکن ان کو ایک دو درجن بیعت فارم دے دو حالانکہ وہ کوئی بڑے پیر نہیں ہیں۔ بعد میں ثابت ہوا کہ سوائے حاجی رمضان کی فیملی کے کسی اور نے باہر سے بیعت نہ کی۔

میں اور شیخ عبدالواحد صاحب 1960ء کے آخر میں یکے بعد دیگرے فجی پہنچے اور احمدیہ مشن کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ 1960ء سے 1963ء تک کی فجی کی تاریخ میں نے اپنی سوانح عمری بنام ...... An Ahmadiyya لکھی جو خلیفۃ المسیح الرابع سے منظور شدہ ہے اور Website Google پر Matiullah Dard کا نام ڈال کر پڑھی جا سکتی ہے۔

فجی جانے سے پہلے خاکسار حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ میری یہ خوش قسمتی تھی جب میں گیارہ سال کی عمر کا تھا اور 1946ء میں جو مربیان احمدیت برائے یورپ کا گروپ ڈلہوزی پہاڑ پر خلیفۃ المسیح الثانی کی زیر ہدایت حضرت مولانا راجیکی صاحب کی تربیت میں تھا ہمارے گھر کے ساتھ کے دو فلیٹوں میں رہتا تھا اور حضرت راجیکی صاحب کچھ وقت میرے والد محترم حاجی برکت اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر کے ساتھ گزارتے اور میری ڈیوٹی تھی کہ حضرت مولانا راجیکی کو گرم گرم چائے لا کر پلاتا رہوں اور وہ مجھے اپنی دعاؤں سے نوازتے اب چونکہ میں ایک خاص سفر پر جا رہا تھا۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اختتام پر فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک نور نکلا ہے جو پھیلتا جاتا ہے۔ ستمبر 1963ء میں مجھے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ہفتہ تک آک لینڈ نیوزی لینڈ میں پہلے احمدی کی حیثیت سے احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت معجزانہ طور پر بخشی۔ میرے پاکستانی پاسپورٹ پر مجھے نیوزی لینڈ جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن حضرت راجیکی کی دعا کے طفیل باوجود اس کمی کے نیوزی لینڈ کی حکومت نے مجھے دو ہفتہ کا ویزا دے دیا جو عام حالات اور قوانین کی رو سے ممکن نہ تھا۔ آک لینڈ میں یوگوسلاوین مسلمانوں کے ایک جلسے میں ان کو احمدیت کا پیغام دیا اور ایک ہندوستانی مسلم خاندان جو ’’راوات‘‘ کے نام سے مشہور تھا کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا اور انہوں نے ربوہ سے خط وکتابت کے ذریعہ تعلق بھی قائم کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا کہ باوجود نامساعد حالات کے دنیا کی عالمی وقت کی تاریخی لکیر جو فجی سے گزرتی ہے اور نیوزی لینڈ میں دعوت احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی اور بہت سے لاہوری احمدیوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ کرنے کی توفیق ملی اور جزائر فجی کے سب سے پہلے جلسہ سالانہ 29 اور 30 دسمبر 1962ء کو سووا فجی کے دارالخلافہ میں زیر صدارت شیخ عبدالواحد مربی سلسلہ مجھے احمدیت پر ایک لمبی تقریر کرنے کا موقع ملا جو نظارہ حضرت مولانا راجیکی کو اللہ تعالیٰ نے نور کے پھیلنے کا دکھایا تھا وہ شاندار طریق پر پورا ہو چکا ہے اور فجی اور نیوزی لینڈ میں کافی مضبوط احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ان دونوں ملکوں کے کامیاب دورے فرما چکے ہیں اور اب نصف صدی ہونے کو ہے اور کاروان احمدیت دن بدن ترقی پذیر ہے۔

عبادت مقصد تخلیق انسانیت

ز۔خ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ انسانی زندگی اور پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے اور ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

(سورۃ الذاریات آیت نمبر 57)

پھر سورۃ البقرہ آیت نمبر 3-4 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قرآن کریم صرف ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو متقی ہیں وہ متقی جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔

پھر سورۃ المعارج آیت نمبر 24 میں ارشاد ربانی ہے۔

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔''

انسانی زندگی کا مقصد اور پیدائش کی غرض وغایت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور عبادت کا اصل ذریعہ قیام نماز ہے نماز ہی وہ واحد رکن ہے جس کے ذریعہ ایک مومن حقیقی معنوں میں تعلق باللہ قائم کر سکتا ہے نماز وہ حکم خداوندی ہے جو ہر قسم کی بدیوں اور برائیوں سے بچاتی ہے جیسا کہ سورۃ العنکبوت آیت نمبر 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

منکر و فحشاء سے انسان کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

نماز اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رضائے الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز قائم کرنے کا ذکر ملتا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے انذاری آیات بھی ہیں جیسا کہ فرمایا جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں کون سی چیز نے دوزخ میں داخل کیا وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

(سورۃ المدثر آیت نمبر 44)

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے نماز قائم کرنے کی حقیقت اور اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے کس قدر انذار ہے اس کا اندازہ اس حدیث نبویؐ سے بخوبی ہوتا ہے۔ کہ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

پانچ فرض نمازوں کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ انسان کے گناہ اور دیگر کمزوریاں دور کر دیتا ہے اور ہر قسم کی روحانی وجسمانی آلودگی دور ہو کر تزکیہ نفس ہو جاتا ہے اسی روحانی اور جسمانی صفائی کی مثال کا ایک خوبصورت تذکرہ اس حدیث میں ملتا ہے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے یعنی اس شخص کے جسم پر (پانچ بار نہانے سے) میل بدن پر نہیں رہ سکتی اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی۔

نماز ہی کے ذریعہ انسان دینی و دنیاوی ہر دو جنتوں کا وارث بنتا ہے کیونکہ نماز سراسر ذکر الٰہی ہے اور اسی ذکر الٰہی سے بے چین دلوں کو سکون ملتا ہے اور پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی سے ہی انسان رضاء الٰہی حاصل کر کے ابدی جنت کا وارث بنتا ہے اس بارہ میں حدیث نبویؐ ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا اور نماز پڑھ اور صلہ رحمی کر۔

نماز کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو'۔

پھر فرمایا ''عزیزو خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گرگرانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

قرآن کریم میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے نماز کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''نماز بھی گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ویسی بنانے کی کوشش کرو نماز نعمتوں کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنو۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 126)

حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''پس تم نماز باجماعت پڑھو اور پانچوں وقت پڑھو سوائے اس وقت کے جو دفتر میں آ جائے یا جہاں جماعت کا انتظام نہ ہو سکتا ہو اور سمجھ کر پڑھو تا کہ اس کا تمہیں فائدہ ہو دفتر کا عذر بھی ظہر اور عصر کی نماز کے متعلق ہو سکتا ہے باقی نمازوں کے لئے نہیں ہو سکتا لیکن اگر تم ان اوقات میں بھی نماز باجماعت پڑھو گے تو خدا تعالیٰ ایسا تغیر کر دے گا کہ تمہارے افسر احمدی ہو جائیں گے اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھا کریں گے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ تم جن اوقات میں باجماعت نماز پڑھ سکتے ہو ان میں بھی نہ پڑھو اگر ان اوقات میں بھی نماز باجماعت نہیں پڑھتے تو دوسرے اوقات کے لئے خدا تعالیٰ کو کس طرح غیرت آئے گی کہ تمہارے لئے کوئی سامان کر دے؟

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 443)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت تکلیف پہنچتی ہے کہ ہم ابھی تک نماز کے سلسلہ میں اپنی آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے یہی وہ امر ہے جو پہلی صدی کے آخر پر میرے لئے سب سے زیادہ فکر کا موجب بن رہا ہے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا اگر جماعت اگلی صدی میں اس حال میں داخل ہو کہ ہماری اگلی نسلیں نماز سے غافل ہوں جب تک آئندہ نسلیں نمازی نہ بن جائیں جماعت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

یہ مضمون ایسا ہے کہ میں کبھی اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا اس معاملہ میں میرے دل میں درد اور غم کی ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہرگز میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ چین نصیب نہ ہو جائے کہ جماعت نماز کے معاملہ میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہو چکی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی 1988ء)

اپنی جماعت میں نمازوں کی پابندی پیدا کرنے کی تڑپ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات میں نظر آتا ہے۔

اگر کسی دل میں خلافت سے سچی محبت اور عشق و وفا کا تعلق ہے تو ناممکن ہے کہ کوئی بھی فرد جماعت ان درد میں ڈوبے ہوئے الفاظ کو پڑھ کر نمازوں کی ادائیگی میں غفلت کر سکے ان الفاظ کو خدارا غور سے پڑھیں اور اپنی اپنی عبادتوں کے معیار کا جائزہ لیں کہ کہاں تک ہم سب اپنی نمازوں کی پابندی اور حفاظت کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

''مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر رویا ہوں کہ اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہماری نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بہکا دیتا ہے اسی لئے تو میری مدد فرما ان کی حفاظت فرما اس دنیا میں بھی یہ کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں میرے یہ آنسو مجبوری کے آنسو ہیں ایک دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ مضمون کی اہمیت کی وجہ سے ہیں اس بچی کو بھی تو یاد کرو جو اپنے خاوند کی نماز سے عدم توجہ کی وجہ سے روئی تھی مگر اس کا تو ایک خاوند تھا میری تو ساری جماعت ہے جو اپنے عزیزوں بچوں سے بھی مجھے پیاری ہے ان سب کا اگر میں غم نہ کروں تو اس بچی کے دل سے بھی میرا دل کمتر ہو گا جو صرف ایک خاوند کے لئے روتی تھی پس وہ سب جن کا جماعت سے تعلق ہے جو مجھے اپنا سمجھتے ہیں ان سب سے میری عاجزانہ التماس ہے کہ وہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی اپنے گردوپیش اپنے ماحول میں بھی اور صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اکتوبر 1997ء)

انسان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ایک خوبصورت ارشاد مبارک پر مضمون کا اختتام کرتی ہوں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

''تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 118)

اللہ تعالیٰ ہمیں پانچ وقتہ نماز کی ادائیگی کی نہ صرف توفیق دے بلکہ حسن عبادت کی بھی توفیق عطا کرے۔ آمین

آر سی ڈی

علاقائی تعاون برائے ترقی۔ باہمی اقتصادی تعاون کی یہ تنظیم Regional Co-operation for Development ۔ 20 جولائی 1964ء کو پاکستان، ایران اور ترکی کے سربراہوں کے درمیان معاہدہ استنبول کے تحت قائم ہوئی تھی۔ اس کا مقصد رکن ممالک کے درمیان اقتصادی، فنی اور ثقافتی روابط کو فروغ دینا ہے۔ 53 مختلف شعبوں میں سہ فریقی تعاون واشتراک قرار پایا۔ 22 جولائی 1976ء کو ازمیر کانفرنس (ترکی) میں تینوں رکن ممالک کے سربراہوں نے آر سی ڈی جہاز ران کمپنی اور سائنس و ٹیکنالوجی کے تین ادارے قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ انقلاب ایران 1979ء کے بعد اس تنظیم کی سرگرمیاں معطل ہو گئیں ہیں اگرچہ دوسرے معاہدوں کی رو سے تینوں ملکوں کے درمیان قریبی تعاون موجود ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم عثمان حسن خان صاحب ربوہ حال آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سجیلہ حسن واقفہ نو ربوہ نے تقریباً 6 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 29/اکتوبر 2009ء کو تقریب آمین میں صدر صاحبہ لجنہ دارالنصر غربی منعم ربوہ نے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصوں سے تلاوت سنی اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد ہاشم خان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد امین چیمہ صاحب مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے سینہ کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ باقاعدہ قرآن پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم چوہدری محمد سعید باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالعزیز باجوہ صاحب مرحوم دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پوتے نوید احمد باجوہ واقف نو ابن مکرم فرید احمد باجوہ صاحب دفتر وقف جدید ربوہ کی تقریب آمین مورخہ 30/اکتوبر 2009ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزم نے بعمر 5 سال 10 ماہ میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا۔ تقریب آمین کے موقع پر مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ نے موصوف سے قرآن مجید کی تلاوت سنی اور دعا کرائی۔ عزیزم نوید احمد باجوہ مکرم چوہدری عطاء اللہ ناصر باجوہ صاحب مرحوم دارالفتوح کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ واقف نو بچے کے سینہ کو انوار قرآن سے منور کرے اور قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

❁ مکرم وجیہ الرحمٰن صاحب ولد مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب تمغہ امتیاز ملٹری نے امسال ایچیسن کالج لاہور سے اولیول کے امتحان میں 8-As اور ایک مضمون میں 98 فیصد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم چوہدری لطف الرحمٰن صاحب کے پوتے، مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف راولپنڈی اور حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مستقبل میں علمی اور روحانی ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم اور احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم عطاء المنعم راشد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بیت الفضل لندن اور عزیزہ انعم راشد صاحبہ کو 11 نومبر 2009ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت سبیکہ راشد عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خالد احمدیت کی پڑپوتی اور اس عاجز اور مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ کی پوتی ہے۔ نیز مکرم نعیم احمد صاحب آف یو بی ایل ربوہ اور مکرمہ طاہرہ نعیم صاحبہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سبیکہ راشد کو صحت و عافیت والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے، غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازے اور دین کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

❁ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا ظفر اللہ صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ پانچ چھ دن قوے کی حالت میں رہنے کے بعد مورخہ 12 نومبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 67 سال انتقال کر گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے تہجد گزار پنج وقتہ نماز کے پابند، بلکہ اپنی گلی کے تمام افراد کو آواز دے کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر نماز فجر کے لئے جگا کر جاتے تھے۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے مکرم رانا شکیل احمد صاحب اور مکرم رانا عقیل احمد صاحب آف لندن چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کے لندن سے آنے کے بعد نماز جنازہ مورخہ 14 نومبر کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد میرے بھتیجے مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم رانا سعید احمد صاحب آف لندن اور رانا رشید احمد صاحب رفیق الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ کے ماموں تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ولادت

❁ مکرم محمد اشرف باجوہ صاحب رچنا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ولی محمد اشرف صاحب نائب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10/اکتوبر 2009ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام عطیۃ الشافی عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

اسی طرح خاکسار کے دوسرے بیٹے مکرم محمد نعیم اشرف صاحب جرمنی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17/اکتوبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام مدیحہ احمد عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہر دو کو صحت و سلامتی اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیک، صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالحسن ڈوگر صاحب)

❁ مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم عبدالحسن ڈوگر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 16/16 دارالعلوم غربی برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم منعم شعیب محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ قدسیہ کاشف صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ قرۃ العین عروج صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ مدیحہ مریم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع ملتان کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے پروگرام

26 نومبر 2009ء

12-25 am	لقاء مع العرب
1-25 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-00 am	بستان وقف نو
3-05 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
4-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 1985ء
5-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-55 am	تلاوت
6-15 am	لقاء مع العرب
7-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-35 am	خطبہ جمعہ 12/اپریل 1985ء
8-50 am	سفید بادلوں کی سرزمین
9-15 am	ہومیو پیتھی
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	گلشن وقف نو
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-05 pm	ملاقات انگریزی پروگرام
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	پشتو سروس
4-55 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-30 pm	یسرنا القرآن
5-55 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
6-55 pm	Shotter shondhane
8-00 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خلافت احمدیہ
9-20 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	ملاقات پروگرام

ٹارگٹ میں کامیابی کا طریق

❁ بعض جماعتیں سال کے آخری حصہ میں ٹارگٹ کے حصول میں قدرے پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں اس لئے جماعتوں کو چاہئے کہ سال کے آغاز سے ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد مدنظر رکھیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر جماعت پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد سوم صفحہ 369)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عشرہ وقف جدید

(4 تا 13 دسمبر 2009ء)

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امراء صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید جمعۃ المبارک سے شروع ہو گا اس لئے 4 دسمبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر دیا جائے۔

☆ خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم وتربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام 'امداد مراکز نگر پارکر' ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرم مرزا محمد ارشد صاحب ٹائم ٹیلر ربوہ کی اہلیہ محترمہ روبینہ ارشد صاحبہ عرصہ تین سال سے شدید علیل ہیں۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ملکی سلامتی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے

چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی نے کہا ہے کہ ملک کے دفاع، خودمختاری اور سلامتی کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں اور تمام وسائل بروئے کار لائیں گے، ملک تاریخ کے مشکل ترین دور سے گزر رہا ہے، پاک آرمی جنگجوؤں اور انتہا پسندوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے گی، دہشت گردی کی جڑیں اکھاڑ پھینکی ہیں، دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کر کے دم لیں گے۔ پاکستان کو اپنے مہم جو ہمسایہ سے مستقل خطرہ ہے۔

عیدالاضحیٰ پیکج کا اعلان، یوٹیلٹی سٹورز پر اشیاء کی قیمتوں میں کمی

عیدالاضحیٰ کے موقع پر 20 نومبر سے 5 دسمبر تک جاری رہنے والے خصوصی عید پیکج میں ملک بھر کے یوٹیلٹی سٹورز پر 400 سے زائد اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں کمی کردی جائے گی، 30 سے 40 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جائے گی۔ چینی ملک بھر کے یوٹیلٹی سٹوروں کے ذریعے صارفین کو ایک لاکھ 2 ہزار میٹرک ٹن 38 روپے فی کلو کے حساب سے فروخت کی جائے گی۔ چینی کی فروخت صبح 10 بجے سے شام 9 بجے تک جاری رہے گی۔

عیدالاضحیٰ 28 نومبر کو ہوگی

ذوالحجہ کا چاند نظر آ گیا ہے۔ عیدالاضحیٰ 28 نومبر کو ہو گی۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کو عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے رواں ماہ کی تنخواہ 24 نومبر کو ادا کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں جبکہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر 27 سے 29 نومبر تک سرکاری تعطیلات ہوں گی۔

بندش بجلی

ربوہ فیڈر سے مورخہ 21 نومبر 2009ء کو بوقت صبح دس بجے سے دوپہر 2 بجے تک بسلسلہ تبدیلی HT-LT لائن نزد تحصیل چوک چنیوٹ بجلی بندرہے گی جس سے درج ذیل علاقہ جات متاثر ہوں گے۔ دل خوشاب چنیوٹ، دارالیمن، باب الابواب، دارالصدر، دارالرحمت، فیکٹری ایریا، ناصر آباد، نصیر آباد

(مینیجر فیسکو سب ڈویژن ربوہ)

لیڈیز۔ جینٹس کپڑوں کی اعلیٰ ورائٹی
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی ورائٹی
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-6550796

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

Study in Australia
A place to live, work and study.

Edith Cowan University (ECU)
is located in the beautiful city of Perth, Western Australia, which is well known as a friendly, safe, and cosmopolitan city with a Mediterranean climate.

The Perth Institute of Business Technology (PIBT)
provides high quality pathway courses for entry into ECU and is located on ECU's Mount Lawley Campus.

Typical courses include:
IT & Engineering, Business, Nursing, Communications & Creative Industries and Social Work.

An ECU representative will be available to discuss your study opportunities at:

Date: Monday 23 Nov. 09 --11:30am-7:00pm
Venue: PC Hotel Lahore – Boardroom F

Please brings copies of educational documents.
========================

Education Concern®
Head Office 67-C, Faisal Town, Lahore
Office 35177124 / 35162310 / 0302- 8411770

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔نومبر	
طلوع فجر	5:12
طلوع آفتاب	6:38
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:09

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خوشخبری
APX GLS
ایکسپریس کورئیر سروس کی جانب سے عیدالاضحی پیکج
UK+جرمنی+کینیڈا+امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر شاندار پیکج سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Link
بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد ایوان محمود ربوہ
فون: 047-214955,6214956
فیصل آباد: 041-2628786 شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

ماشاء اللہ گیزرز
طالب دعا: محمد مرداد
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10